سوال

(608)جب خاوند اپنی بیوی کو ماں بہن کی طرح اپنے اوپر حرام کرلے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے خاوند نے مجھے طلاق کی قسم دے دی اور کہا: تم مجھ پر میری ماں اور بہن کی طرح حرام ہو لیکن پھر بھی ہم ایک دوسرے کی طرف پلٹنے اور میں سات ماہ کی حاملہ تھی۔ میرے گھر والوں نے اس پر یہ حکم لگایا کہ وہ وضع حمل سے پہلے تیس مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اب مجھے دو ماہ ہوئے ہیں حمل وضع کردیا ہے، میرے خاوند کے حالات تنگ ہیں، اس کا ارادہ تھا کہ وہ تیس مسکینوں کو کھانا کھلائے مگر ابھی تک اس نے کھانا نہیں کھلایا۔ میں ایک مسلمان اور دیندار عورت ہوں اور خشیت الٰہی سے سرشار ہوں اور ڈرتی ہوں کہ کہیں میں اپنے خاوند کے لیے حرام تو نہیں؟ مجھے فتویٰ دیجیے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تمہارے خاوند نے تم پر جو لفظ استعمال کیا ہے وہ طلاق نہیں ہے بلکہ ظہار ہے۔ کیونکہ اس نے کہا: تم مجھ پر میری ماں بہن کی طرح حرام ہو۔ اور ظہار، جیسا کہ اللہ عزوجل نے اس کی صفت بیان کی ہے، منکرات اور جھوٹ ہے، پس تمہارے خاوند پر اپنی اس غلطی پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے توبہ کرنا لازم ہے، اور اس کے لیے تجھ سے لطف اندوزی کا فائدہ اٹھانا حلال نہیں ہے۔ جب تک کہ وہ اس حکم کی بجاآوری نہ کرے جس کا اللہ نے اسے حکم دیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ظہار کے کفارے کے متعلق فرمایا:

وَالَّذينَ يُظٰهِرونَ مِن نِسائِهِم ثُمَّ يَعودونَ لِما قالوا فَتَحريرُ رَقَبَةٍ مِن قَبلِ أَن يَتَماسّا ذٰلِكُم توعَظونَ بِهِ وَاللَّهُ بِما تَعمَلونَ خَبيرٌ ﴿٣﴾ فَمَن لَم يَجِد فَصِيامُ شَهرَينِ مُتَتابِعَينِ مِن قَبلِ أَن يَتَماسّا فَمَن لَم يَستَطِع فَإِطعامُ سِتّينَ مِسكينًا ذٰلِكَ لِتُؤمِنوا بِاللَّهِ وَرَسولِهِ وَتِلكَ حُدودُ اللَّهِ وَلِلكٰفِرينَ عَذابٌ أَليمٌ ﴿٤﴾ إِنَّ الَّذينَ يُحادّونَ اللَّهَ وَرَسولَهُ كُبِتوا كَما كُبِتَ الَّذينَ مِن قَبلِهِم وَقَد أَنزَلنا ءايٰتٍ بَيِّنٰتٍ وَلِلكٰفِرينَ عَذابٌ مُهينٌ ﴿٥﴾ ... سورة المجادلة

"جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کرلیں تو ان کے ذمہ آپس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہے، اس کے ذریعہ تم نصیحت کیے جاتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے (3) ہاں جو شخص نہ پائے اس کے ذمہ دو مہینوں کے لگاتار روزے ہیں اس سے پہلے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں اور جس شخص کو یہ طاقت بھی نہ ہو اس پر ساٹھ مسکینوں کا کھانا کھلانا ہے۔ یہ اس لیے کہ تم اللہ کی اور اس کے رسول کی حکم برداری کرو، یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور کفار ہی کے لیے دردناک عذاب ہے (4) بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل کیے جائیں گے جیسے ان سے پہلے کے لوگ ذلیل کیے گئے تھے، اور بیشک ہم واضح آیتیں اتار چکے ہیں اور کافروں کے لیے تو ذلت والا عذاب ہے"

پس تمہارے خاوند کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ تمہارے قریب آئے اور تم سے لطف اندوز ہو جب تک کہ وہ اس حکم کو بجا نہ لائے جس کا اللہ نے اس کو حکم دیا ہے، اور تمہارے لیے بھی حلال نہیں کہ تم اس کو اپنے اوپر لطف اندوز ہونے کی قدرت دو حتیٰ کہ وہ اللہ کے حکم کی بجا آوری کرے۔

رہا اس کے اہل کا یہ کہنا "بلاشبہ اس پر تیس مسکینوں کو کھانا کھلانا واجب ہے" یہ قول درست اور صحیح نہیں ہے، پس بلاشبہ آیت، جیسا کہ آپ نے سنا، اس پر دلالت کرتی ہے کہ بلاشبہ اس پر ایک گردن آزاد کرنا واجب ہے، اگر وہ یہ نہ پائے تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے، پھر اگر وہ اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

گردن آزاد کرنے کا مطلب ہے کہ وہ مملوک غلام کو آزاد کرے اور اس کو غلامی سے نجات دلائے، اور دو ماہ کے مسلسل روزوں کا مطلب یہ ہے کہ وہ دو ماہ کے اس طرح مکمل روزے رکھے کہ درمیان سے کسی ایک دن کا بھی روزہ نہ چھوڑے، الا یہ کہ کوئی شرعی عذر ہو، مثلاً: بیماری یا سفر، پھر جب عذر ختم ہو جائے تو گزشتہ روزوں پر بنا کرتے ہوئے روزے مکمل کرے۔

رہا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا تو اس کی دو صورتیں ہیں: یا تو وہ اتنا کھانا پکائے کہ ان مسکینوں کو بلا کر ایک ہی مرتبہ کھانا کھلا دے یا وہ ان پر چاول یا اس جیسی دوسری کھائی جانے والی اجناس فی مسکین آدھا کلو گندم یا اس طرح کا غلہ، اور دیگر اجناس سے نصف صاع (ڈیڑھ کلو تقریباً) تقسیم کرے۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 536

محدث فتویٰ